از عدالتِ عظمیٰ

پنجاب سٹیٹ الیکٹریسٹی بورڈ و دیگر

بنام

اشونی کمار

تاریخ فیصلہ: 14 مارچ، 1997

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

الیکٹریسٹی ایکٹ، 1910 / الیکٹریسٹی (سپلائی) ایکٹ، 1948:

بجلی کے چارجز کے بقایا جات - کی بازیابی - بورڈ کو رقم کی وصولی سے روکنے کے لیے مستقل حکم امتناعی کے دیوانی دعویٰ دائر کرنے والا صارف - دعویٰ میں ڈگری کر دی گئی - دوسری اپیل میں عدالت عالیہ نے ڈگری کی تصدیق کی - قرار پایا کہ دیوانی دعویٰ مقدمے کی سماعت کرنے اور پارٹی کو بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ بھارتیہ الیکٹرسٹی (سپلائی) ایکٹ کے تحت فراہم کردہ علاج سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کیے بغیر اور اس سلسلے میں بورڈ کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات کے مطابق اعلامیہ دینے میں جائز نہیں ہو گی - اگر صارف بورڈ / اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے منظور کردہ حکم سے مطمئن نہیں ہے، تو وہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دستیاب دادرسائی سے فائدہ اٹھا سکتا ہے - ضروری مضمرات کی وجہ سے دعویٰ برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہے — صارف اپیل دائر کرنے کے لیے آزاد ہے - تاہم، وہ مانگ کی رقم چھ ماہانہ قسطوں میں ادا کرے گا - اگر وہ کامیاب ہو جاتا ہے تو بورڈ سود کے ساتھ رقم واپس کرے گا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2507، سال 1997۔

آر ایس اے نمبر 1865، سال 1991 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 9.12.92 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے آر ایس سودھی۔

مس امیتا گپتا جواب دہندہ کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 9 دسمبر 1992 کو آر ایس اے نمبر 1865، سال 1991 میں دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ بورڈ نے 16 جنوری 1983 کو مدعا علیہ کو بجلی کی فراہمی کا کنکشن دیا تھا۔ چونکہ نصب کردہ میٹر کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا شبہ تھا اس لیے اسے 6 مئی 1984 کو ہٹا دیا گیا۔ مدعا علیہ کی طرف سے کی گئی درخواست پر، 9 مئی 1984 کو ایک نیا میٹر نصب کیا گیا تھا۔ 18 مارچ 1985 کو دسمبر 1983 سے 16 جنوری 1985 کی مدت کے لیے 1,90 روپے کا بل نمبر 44، 498.79 مدعا علیہ کو بھیجا گیا۔ نالاں ہوتے ہوئے مدعا علیہ نے 25 مارچ 1985 کو دیوانی دعویٰ نمبر 85، سال مستقل حکم امتناعی کے لیے دائر کیا، جس میں بورڈ یا اس کے افسران کو مدعا علیہ سے رقم جمع کرنے اور وصول کرنے سے روک دیا گیا۔ سب جج نے 16 ستمبر 1987 کو ڈگری فراہم کی۔ اپیل پر اس کی تصدیق ہوئی اور دوسری اپیل مسترد کر دی گئی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کی درخواست کے ذریعے یہ اپیل۔

19 جولائی 1996 کو جب معاملہ سماعت کے لیے آیا تو اس عدالت نے ایک حکم جاری کیا جس میں مشاہدہ کیا گیا کہ سیلز دستی کی دفعہ 4، ہدایت 115 (1)(b) جو ریکارڈ پر رکھی گئی ہے، اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ جب میٹر درست پایا گیا تو اس پر عمل کیا جائے، لیکن پڑھنا غلط تھا۔ تنازعہ کو حل کرنے کے لیے اپنائے جانے والے طریقہ کار سے متعلق ہدایت کو ریکارڈ کا حصہ نہیں بنایا گیا اور اس لیے اپیل کنندہ کو اس سلسلے میں ضروری ریکارڈ پیش کرنے کے لیے وقت دیا گیا۔ اس کو آگے بڑھانے کے لیے ریکارڈ کو ریکارڈ پر رکھا گیا ہے۔

اب یہ واضح ہے کہ خود بجلی بورڈ نے اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً سرکیولر جاری کیے ہیں۔ سرکیولر نمبر 111/80، تاریخ 20 دسمبر 1980، پہلے کے سرکیولر نمبر 151/79 تاریخ 21.2.1979 اور نمبر 4723/ عملہ تاریخ 24.7.1980 کی جزوی ترمیم میں جاری کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ فوراً کارروائی کرنے والا وفد/ نفاذِ قانون عملہ اب سے مجرم صارفین کے نادہندہ احاطے کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں اپنی رپورٹ تیار کرے گا اور متعلقہ S.D.O./D.S کو ایک کاپی کے ساتھ جگہ پر ہی صارف کو مطلوبہ نوٹس پیش کرے گا۔ اس کے بعد، فوراً کارروائی کرنے والا وفد اپنے نتائج یا پہلے سے بتائے گئے تاوان کی مقدار پر نظر ثانی نہیں کرے گا۔ سپرنٹنڈنٹ انجینئر/ ڈی ایس کے

ذریعے 5,000 روپے تک کی ادائیگی نہ کرنے کے معاملات اور 5,000 روپے سے زیادہ کی ادائیگی نہ کرنے کے معاملات متعلقہ سی ای یا ڈی ایس کے ذریعے قابل جائزہ ہیں۔ اس کے بعد، 26 نومبر 1981 کے آرڈر نمبر 427 کے تحت ہدایات جاری کی گئیں جن میں کہا گیا تھا کہ صارفین کے ساتھ بات چیت یا عدالت سے مقدمات کی واپسی یا ثالثی کی کارروائی یا ناقص میٹر کے مقدمات (1) چیف انجینئر (ڈی ایس متعلقہ) پر مشتمل کمیٹی کے ذریعے لیے جا سکتے ہیں؛ (2) چیف اکاؤنٹس آفیسر یا چیف آڈیٹر جس کا فیصلہ ممبر، رکن فنانس کرے؛ (3) قانونی مشیر؛ (4) ڈائریکٹر، کمرشل۔ مذکورہ کمیٹی ہر معاملے میں 5000 روپے تک کے اختیارات کا استعمال کرے گی اور معافی کے نفاذ کے علاوہ عدالت میں زیر التوا مقدمات سمیت تمام مقدمات کا فیصلہ کرے گی۔

اس کے بعد، پیراگراف 2 (i) اور پیراگراف 2 (ii) میں پہلے کے سرکیولر میں دیے گئے فوراً کارروائی کرنے والا وفد کے اختیارات کا اعادہ کرتے ہوئے 5 دسمبر 1984 کو مزید سرکیولر نمبر 111، سال 1984 جاری کیا گیا۔ فوراً کارروائی کرنے والا وفد / انفورسمنٹ عملہ اپنے نتائج یا پہلے سے بتائے گئے معاوضے کی مقدار پر نظر ثانی نہیں کرے گا۔ شق (iii) کے تحت یہ مندرجہ ذیل حکام کے لیے فراہم کرتا ہے کہ وہ صارف کو مطلع کیے جانے کے بعد معاوضے کی رقم کا نظر ثانی لیں:

(a)	10,000 روپے تک کے معاملات	ایس۔ ای / ڈی۔ ایس۔
(b)	10,000 روپے سے زیادہ اور 5 لاکھ روپے تک کے معاملات۔	سی۔ ای / ڈی۔ ایس۔
(c)	5 لاکھ روپے سے زیادہ کے مقدمات (مقدمات سی۔ ای۔ / کمرشل کے ذریعے ڈائریکٹر / انفورسمنٹ کے ذریعے رکھے جائیں گے)۔	رکن (T)

شق (v) میں کہا گیا ہے کہ جہاں صارف خود فوراً کارروائی کرنے والا وفد کے نتائج کو قبول کرتا ہے اور معاوضے کی رقم کی ادائیگی کرتا ہے، ایسے معاملات بعد میں ڈی ایس افسران کے ذریعے نظر ثانی کا موضوع نہیں ہوں گے۔

شق (vi) میں کہا گیا ہے کہ اس حقیقت کے باوجود کہ ڈی ایس افسران فوراً کارروائی کرنے والا وفد کے نتائج سے متفق یا متفق نہیں ہیں، لیکن اگر صارف الزامات کے خلاف احتجاج کرتا ہے، تو ایسے صارف کا نظر ثانی، اپیل متعلقہ S.D.O/D.S کے ذریعے درج کی جائے گی اور مناسب ذرائع کے

ذریعے نظر ثانی لینے والے اتھارٹی کو ارسال کی جائے گی۔ پیراگراف (vi) کے بعد کے ذیلی پیراگراف میں مناسب ذرائع کا ذکر کیا گیا ہے۔ پیراگراف (vii) اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ نظر ثانی لینے والے اتھارٹی کی طرف سے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی کہ نظر ثانی لینے کی اپیل کا فیصلہ منقطع ہونے کی مقررہ مدت میں کیا جائے۔ جہاں ایسا کرنا ممکن نہیں ہے، تب نظر ثانی لینے والے اتھارٹی کی طرف سے صارف سے کہا جائے گا کہ وہ احتجاج کے تحت معاوضے کی رقم کا کم از کم 75 فیصد جمع کرے تاکہ منقطع ہونے کی مقررہ تاریخ انقضا ہونے کے بعد سپلائی بحال کی جاسکے۔ جہاں کوئی صارف مذکورہ بالا طریقے سے طے شدہ رقم جمع کرنے کے لیے آگے نہیں آتا ہے، تب جائزہ / اپیل کو حتمی شکل دینے تک سپلائی بحال نہیں کی جائے گی۔

اس حیثیت کا بعد میں 1989 کے سرکولر نمبر 26 مورخہ 7 اگست 1989 کے تحت جائزہ لیا گیا۔ اس میں یہ مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ کمیٹی کی سربراہی متعلقہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر / ڈی ایس کریں گے اور اس میں درج ذیل ممبران ہوں گے:-

.1	ایس۔ای / ڈی۔ایس۔	کمیٹی کے چیئرمین۔
.2	2. متعلقہ XEN/DS۔	ممبر کنوینر۔
.3	XEN / نفاذ۔	ممبر (نفاذِ قانون عملہ کے ذریعہ جانچ پڑتال سے متعلق معاملات کے لیے)۔
.4	اے۔او۔او۔ / فیلڈ۔	رکن
.5	صنعت کے نمائندے۔	رکن

اس کے علاوہ یہ بھی فراہم کیا گیا ہے کہ کمیٹی کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ ہر مقدمے میں ناقابلِ وصول رقم کو زیادہ سے زیادہ روپے 30,000/- تک معاف کرنے اور ایسے تمام معاملات کا جائزہ لے کر فیصلہ کرنے کی مجاز ہوگی۔ یہ کمیٹی تمام متدعویہ مقدمات بشمول نفاذ کی جانچ سے پیدا ہونے والے مقدمات کا فیصلہ کرے گی۔ یہ کمیٹی عمومی انصاف پسندی اور انصاف پسندی کی بنیاد پر کام کرے گی اور ضروری نہیں کہ محکمہ کی سخت ہدایات کے مطابق ہو۔ اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ بورڈ کی طرف سے جاری کردہ ان قانونی قواعد کا مقصد تنازعات کو بلاجواز تاخیر کے تیزی سے نمٹانا ہے، تاکہ صارفین کو ڈیکونکشن یا وصول شدہ رقم کی عدم ادائیگی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے، جیسا کہ قواعد کے تحت مطالبہ کیا گیا ہے، طویل مدت تک۔ اس کے ساتھ ہی بورڈ صارفین سے تیزی سے رقم وصول کرنے کا بھی حقدار ہے، تاکہ بورڈ موثر اور مؤثر طریقے سے کام کرے اور

صارفین کو بغیر کسی تکلیف کے بجلی فراہم کرے کیونکہ بجلی کی فراہمی نہ ہونے سے صنعت وغیرہ کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

اس کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے: کیا دیوانی کورٹ دعویٰ کی سماعت کرنے اور جیسا کہ درخواست کی گئی ہے حکم امتناعی جاری کرنے میں جائز ثابت ہوگی؟ یہ سچ ہے، جیسا کہ سینئر وکیل، شری گوئل نے دعویٰ کیا ہے کہ جواب دعویٰ میں مقدمے کی برقرار رکھنے کے بارے میں عذراتات اٹھائے گئے تھے لیکن انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 9 میں کہا گیا ہے کہ دیوانی کورٹ مخصوص دائرہ اختیار کے تابع دیوانی نوعیت کے تمام مقدمات کی سماعت کرے گی، جب تک کہ ان کا ادراک واضح طور پر یا ضروری مضمرات سے منع نہ ہو۔ اس دعویٰ کا سوٹ برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ عام طور پر، دیوانی کورٹ کے پاس دیوانی نوعیت کے متدعویہ سوالات میں جانے اور ان پر مقدمہ چلانے کا دائرہ اختیار ہے، جہاں طریقہ کار کی بنیادی انصاف پسندی کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اوپر دیے گئے قانونی سرکیولر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ قواعد میں طریقہ کار کی بنیادی انصاف پسندی تجویز کی گئی ہے اور اس پر عمل کیا جا رہا ہے۔ ضروری مضمرات سے، دیوانی کاز کے ادراک کو خارج کر دیا گیا ہے۔ نتیجے کے طور پر، دیوانی کورٹ اس دعویٰ کی سماعت کرنے اور پارٹی کو بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ اور بھارتیہ الیکٹرسٹی (سپلائی) ایکٹ کے تحت فراہم کردہ علاج اور بورڈ کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کیے بغیر اعلامیہ دینے میں جائز نہیں ہوگی۔:

جناب گوئل نے دعوی کیا ہے کہ حکام فریقین کی بات نہیں سنتے اور نہ ہی معقول حکم دیتے ہیں۔ لہذا، فریقین کو دعویٰ کے علاج سے فائدہ اٹھانے سے روکا نہیں جا سکتا۔ ہم اس طرح کی وسیع اور عمومی تجویز کو قبول نہیں کر سکتے۔ جب نظر ثانی کے ذریعے اپیل کی فراہمی قانونی ہدایات کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے، اور فریقین کو داد رسائی سے فائدہ اٹھانے کی ہدایت کی جاتی ہے، تو حکام کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ صارف کی طرف سے اٹھائے گئے تمام عذراتات پر غور کریں اور غور کرنے کے بعد اس کی طرف سے معقول حکم جاری کریں، تاکہ متاثرہ صارف، اگر بورڈ / اپیلٹ اتھارٹی کے ذریعے منظور کردہ حکم سے مطمئن نہ ہو تو، آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دستیاب داد رسائی سے فائدہ اٹھا سکے۔ لہذا، ضروری مضمرات کے ذریعے، مناسب مجاز اتھارٹی کو فریقین کو سننا چاہیے، ان کے عذراتات پر غور کرنا چاہیے اور دعوے کو قبول یا مسترد کرتے ہوئے معقول حکم منظور کرنا چاہیے۔ یقیناً یہ دیوانی کورٹ کے فیصلے کی طرح نہیں ہے۔ اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ مدعا

علیہ کو مختصر مدت میں بھاری رقم ادا کرنی پڑی ہے، لہذا یہ مداخلت کا معاملہ ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وکیل کے مشورے کی وجہ سے دعویٰ علیہ نے محکمہ جاتی اپیل کے بجائے بظاہر مقدمے کے حل کا فائدہ اٹھایا ہو۔ ہمارے خیال میں، ضروری مضمرات کی بنا پر دعویٰ برقرار رکھنے کے قابل نہیں ہے۔ لہذا، مدعا علیہ کو آج سے چھ ہفتوں کے اندر اپیل کا داد رسائی حاصل کرنے اور بورڈ کے سامنے حقائق پر مبنی عذراتات اٹھانے کی آزادی ہے اور بورڈ / اپیلٹ اتھارٹی ان پر غور کرے گی اور ان کا تصفیہ کرے گی، جیسا کہ پہلے اشارہ کیا گیا ہے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ سے بہت زیادہ رقم وصول کی گئی ہے۔ اس کے لیے ایک بار میں رقم ادا کرنا مشکل ہو گا۔ اس لیے اسے قسطوں میں رقم ادا کرنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ ہم نے پایا کہ درخواست حقیقی ہے اور طویل وقت گزرنے کے پیش نظر، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ مدعا علیہ مانگ کی رقم چھ ماہانہ قسطوں میں ادا کرے گا۔ پہلی قسط 5 اپریل 1997 کو یا اس سے پہلے ادا کی جائے گی۔ اگر وہ اپیل یا کارروائی میں کامیاب ہو جاتا ہے تو بورڈ جمع کی تاریخ سے 12 فیصد سالانہ کی شرح سے سود کے ساتھ رقم واپس کرے گا۔

اپیل کی اجازت اسی کے مطابق ہے، لیکن حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل منظور کی گئی۔